السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عقیقہ کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کے جواب درکار ہیں۔

کیا عقیقہ کا جانور دودانتہ ہونا ضروری ہے اگر گائے وغیرہ کا عقیقہ دینا ہو تو کیا اس میں سات حصے ہوسکتے ہیں ؟

اس کا گوشت محلے میں تقسیم کرنا چاہیے یا اسے کسی دینی مدرسہ میں بھیج دیا جائے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عقیقہ کے متعلق حدیث میں ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔ [ابوداؤد، الاضاحی: ۲۸۳۴]

لفظ شاتین کے مطلق طور پر ذکر سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ عقیقہ کے جانور میں وہ شرائط عائد نہیں کی جائیں گی جو قربانی کے جانور میں ہیں اور یہی بات برحق ہے۔ [نیل الاوطار، ص: ۵۰۱ ج۳]

علامہ عبدالرحمن مبارک پوری لکھتے ہیں کہ کسی بھی صحیح حدیث سے عقیقہ کے جانور میں قربانی کی شرائط عائد کرنا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ کسی ضعیف حدیث سے بھی ان شرائط کا ثبوت نہیں ملتا جو حضرات شرائط لگاتے ہیں ان کے پاس قیاس کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ [تحفت الاحوذی، ص: ۹۹، ج۵]

البتہ ایک روایت میں شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ کے الفاظ ہیں جو ہم عمر دو بکریوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ [امام احمد، ص: ۳۸۱، ج۶]

یہ شرط اس بات کی متقاضی ہے کہ شریعت کو عقیقہ میں ایسا جانور مطلوب ہے جو نقائص وعیوب سے پاک ہو۔ [مغنی لابن قدامہ، ص: ۳۹۹، ج۱۳]

گائے کو عقیقہ کے طور پر ذبح کرنے کے متعلق درج ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نومولود کی طرف سے اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ کا عقیقہ دیا جائے۔'' [المعجم الصغیر، ص: ۴۵]

لیکن یہ روایت موضوع ہے کیونکہ اس میں مسعدہ بن یسع راوی کذاب ہے۔ [مجمع الزوائد، ص: ۵۸، ج۴]

نیز یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث کے بھی خلاف ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے کہا کہ عقیقہ کے لئے اونٹ ذبح کیا جائے تو آپ نے فرمایا: ''معاذ اللہ! ہم تو وہی کریں گے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم عمر دو بکریاں ذبح کی جائیں۔'' [بیہقی، ص: ۳۰۱، ج۹]

زیادہ سے زیادہ گائے کا عقیقہ جائز تو ہوسکتا ہے، لیکن اس میں سات حصوں والی بات صحیح نہیں ہے، اس کا گوشت مدرسہ میں بھی بھیجا جاسکتا ہے، لیکن بہتر ہے کہ اسے پڑوسیوں، رشتہ داروں، دوست واحباب میں تقسیم کیا جائے یا پھر گھر میں دعوت کا اہتمام کرکے اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں اور طلباء کو اس خوشی میں شامل کیا جائے خود بھی اس سے کھایا جاسکتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔ [الفتح الربانی، ص: ۱۳۲، ج۱۳]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:395